مولانا شيخ محمد عادل رباني

مومن کے لیے دنیا ایک قید خانہ ہے

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته. أعوذ بالله من الشيطان الرجيم. بسم الله الرحمن الرحيم. الصلاة والسلام على رسولنا محمد سيد الأولين والآخرين. مدد يا رسول الله، مدد يا ساداتي أصحاب رسول الله، مدد يا مشايخنا، دستور مولانا الشيخ عبد الله الفائز الداغستاني، شيخ محمد ناظم الحقاني، مدد. طريقتنا الصحبة والخير في الجمعية.

بسمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم۔

ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مبارک حدیث شریف میں بیان فرمایا کہ یہ دنیا مومن کے لیے ایک قید خانہ ہے۔ یہ مومن کے لیے کوئی آرام کی جگہ نہیں ہے۔ آخرت میں ہی اس (مومن) کے لیے آرام ہے۔ اور کافر کے لیے، دنیا ایک جنت ہے۔ اس کے لیے آخرت جنت نہیں ہے، جیسے کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے، آخرت کے مقابلے میں، جیسے کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، یہاں سب سے عظیم تر زندگی بھی ایک قید خانے میں رہنے کی طرح ہے؛ یہ ایسی بے قدر جگہ ہے، اس کی ذرہ برابر بھی کوئی قیمت نہیں۔ یہ ایک مشکل جگہ ہے۔ جب اس کا مقابلہ آخرت میں جنت کی خوبصورتی، آرام، آسانی، اور آزادی سے کیا جائے، تو یہاں سب سے اعلیٰ رتبے والا شخص بھی کسی قید خانے میں رہنے جیسا محسوس کرتا ہے۔ کافر کے لیے یہ بالکل الٹ ہے۔ یہ زندگی ان کی جنت ہے۔ کیونکہ آخرت کی سب سے بدتر جگہو کے مقابلے میں، یہاں (اس دنیا میں) سب سے بدتر حالات میں رہنے والا کافر بھی جنت میں رہنے جیسا محسوس کرتا ہے۔

ایک دن شیخ عبدالقادر جیلانی اپنے مریدوں کے ساتھ گھوڑے پر سوار ہوکر جا رہے تھے، ایک سایہ دار چھتری کے ساتھ ایک کافر، شاید کوئی آتش پرست، وہاں ظاہر ہوا اور گھوڑے کی لگام پکڑ لی۔ وہاں موجود مرید مداخلت کرنا چاہتے تھے، لیکن ایک حکمت کے طور پر شیخ عبدالقادر جیلانی نے انہیں روکا، اور کہا کہ اسے ہاتھ نہ لگائیں، یہ دیکھتے ہیں کہ وہ کیا کہتا ہے۔ پھر اس نے کہا، "مجھے آپ سے ایک سوال ہے۔ اس حالت میں، بھوکا، غریب، میرے پاؤں میں کوئی جوتے چپل تک نہیں، آپ کہتے ہیں کہ یہ میرے لیے جنت ہے، جبکہ آپ مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ یہ آپ کا قید خانہ ہے۔ میں اس بات کو کیسے سمجھوں؟ جبکہ میں اس مشکل حالت میں ہوں، آپ آرام سے گھوڑے کی پتھ پر سواری کر رہے ہیں۔ آپ اپنے عزیزوں سے گھیرے ہوئے ہیں، لوگ خوبصورت زندگی گزار رہے ہیں۔ آپ بے انتہا آرام میں ہیں۔ یہ آپ کے لیے قید خانہ اور میرے لیے جنت کیسے ہو سکتا ہے؟"

شیخ عبدالقادر جیلانی نے بھی فرمایا، "جو تم نے کہا، جنت میں دیے جانے والے اجر اور برکتوں کے مقابلے، ہماری یہاں سب سے آرام دہ حالت بھی ہمارے لیے کوئی دوزخ نہیں، بلکہ اس دنیا میں ایک قید خانے جیسا ہے۔ قید خانہ آخرت کے مقابلے میں مشکل ہے، جنت کے مقابلے میں اس دنیا کو قید خانہ سمجھا جاتا ہے۔ تو، تم سب سے بدتر حالت میں ہو۔ اگر تم ایمان نہیں لاؤ گے، تو تم دوزخ میں جاؤ گے، اسی لیے یہاں (یہ دنیاوی

مولانا شیخ محمد عادل ربانی

حالت) تمہارے لیے سب سے خوبصورت جنت جیسی ہے [اس دوزخ کے مقابلے میں]۔ مطلب کہ دوزخ کے رہنے والوں کے مقابلے میں، تمہاری حالت جنت جیسی ہے۔" جب اس نے یہ سنا، تو اس نے اس پر غور کیا اور فوراً ایمان کی طرف مائل ہو گیا۔ اس نے اس کے ذریعے اسلام کا شرف حاصل کر لیا۔

آیت کریمہ میں فرمایا گیا ہے، زندگی ایک کھیل اور تماشا ہے۔ آخرت بھلائی (خیر) ہے۔ **"أَفَلَا تَعْقِلُونَ"** "پھر کیا تم عقل استعمال نہیں کرو گے؟" (قرآن ۳۷:۱۳۸)۔ تمہارا دماغ کہاں ہے؟ ہم نے تمہیں دماغ عطا کیا۔ اپنی عقل سے سوچو اور اس کے مطابق عمل کرو۔ تم کیا چاہتے ہو؟ کیا تم آخرت چاہتے ہو؟ کیا تم ہمیشہ قائم رہنے والی زندگی، آخرت کی خواہش رکھتے ہو، یا تم اس عارضی زندگی کو چاہتے ہو جس میں بہت سے لوگ عیش و آرام سے رہتے ہیں اور پھر آخرت کو ترک (چھوڑ) دیتے ہیں؟

ہم کبھی کبھار سنتے ہیں — ہم بہت سی چیزیں پڑھتے اور سنتے ہیں۔ میں یہاں ایک مثال کا ذکر کروں گا: ایک موسیقار ہے، شاید ایک وائلن بجانے والا۔ کہتے ہیں کہ یہ شخص وائلن سب سے اچھا بجاتا تھا۔ اور یہ اب کی بات نہیں، بلکہ تین یا چار سو سال پہلے کی بات ہے۔ کہتے ہیں کہ اس نے شیطان سے ایک معاہدہ کیا کہ شیطان اس کا ایمان لے جائے گا اور بدلے میں وہ دنیا کا سب سے اچھا موسیقار، سب سے اچھا وائلن بجانے والا بن جائے گا۔ اور ایسا ہی ہوا۔ اس نے یہ خوب شاندار بجایا، ہر کوئی سنتا اور لطف اٹھاتا، لیکن تین سو سال گزر چکے ہیں، اور وہ اپنے کیے پر پچھتاتا ہے، لیکن یہ افسوس اسے کوئی فائدہ کا نہیں۔

لہٰذا، اگر وہ اسے تمام دنیا بھی دے دے، تو ایک مومن اپنا مذہب نہیں بدلے گا۔ وہ حق (سچ) کے راستے سے نہیں بھٹکے گا۔ وہ دوسروں کو حق کے راستے کی طرف دعوت دیتا ہے۔ کیونکہ یہ عقل کا راستہ ہے، خوبصورتی کا راستہ ہے۔ یہ اللہ عزوجل کا راستہ ہے۔ یہ راستہ تمام انبیاء کا راستہ ہے، خوبصورت راستہ۔ یہ عقل کا راستہ ہے۔ جن کے پاس عقل نہیں، وہ اس سے باہر ہیں۔ وہ جھوٹی چیزوں کے پیچھے بھاگتے ہیں۔ سونا، چاندی، پیسہ — یہ سب جنت میں تعمیراتی سامان کی طرح استعمال ہوتے ہیں۔ سونے، چاندی، اور جواہرات کی دیواریں جن کی کوئی حد نہیں۔ اسی لیے، جن کے پاس عقل ہے، وہ یہاں کی چیزوں کو نہیں دیکھتے، بلکہ آخرت کو دیکھتے ہیں۔ اللہ ﷻ ہم سب کو وہ تمام خوبصورتی عطا فرمائے، انشاءاللہ۔

ومن اللہ التوفیق۔ الفاتحہ۔

مولانا شیخ محمد عادل الربانی
۰۵ جون ۲۰۲۶ / ۱۹ ذوالحجہ ۱۴۴۷
لفکے، قبرص